اللہ تعالیٰ نے انسان کی راہنمائی کے لیے قرآن وحدیث کی شکل میں ایک مکمل ضابطہ حیات نازل فرمایا ہے جس میں ہر آدمی کے لیے عبادات' معاملات' کاروبار' لین دین' خوشی غمی' انفرادی اور اجتماعی مسائل کا مکمل اور مفصل حل بیان فرما دیا ہے یہی وجہ ہے کہ کائنات کے امام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان نبوت سے ارشاد فرمایا تھا۔ لن تضلوا ماتمسسکتم بهما كتاب الله و سنة رسوله کہ جب تک قرآن وحدیث پر عمل کیا جائے گا انسان گمراہ نہیں ہوگا لیکن جب اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام زندگی کو چھوڑ کر آدمی اپنی من مانیوں پہ اتر آئے گا تو پھر یہ راہ مستقیم سے ہٹ کر نہ صرف کہ گمراہ ہوگا بلکہ قعر مذلت میں گر جائیگا۔ اس بات کی صداقت کو دیکھنا ہو تو خلفائے راشدین کا سنہری دور دیکھیں اس وقت مسلمانوں کی عظمت اور اسلام کے پر شکوہ نظام کی رفعت کا اندازہ لگائیں اور آج کا یہ جمہوری نظام بھی دیکھ لیں کہ جس میں امت مسلمہ یا اسلام نے سربلند کیا ہونا تھا خود اس جمہوریت کے بچونگڑے کس قدر اخلاق و کردار کے حوالے سے دیوالیہ نظر آتے ہیں۔ مثلاً تازہ ترین ملکی فضاؤں میں جو شور برپا ہے وہ این۔ آر۔ او کیسز کے سلسلہ میں سوئس حکام کو پاکستانی حکومت کی طرف سے خط لکھنا ہے لیکن حکمران پارٹی سپریم کورٹ آف پاکستان کے واضح حکم کے باوجود ایک ہی بات کی رٹ لگائے ہوئے ہے کہ ''خط لکھنے کا فیصلہ پارٹی کریگی''۔ اور کبھی کابینہ کا کندھا استعمال کیا جاتا ہے کہ کابینہ جو مشورہ دے گی اس پر عمل کیا جائے گا حالانکہ جب لوٹ مار کا وہ پیسہ جناب زرداری صاحب نے سوئس بنکوں میں جمع کروایا تھا اس وقت کون سا پارٹی کا مشورہ یا فیصلہ تھا یا اب اس پیسے سے پارٹی کو کتنا حصہ وصول ہوگا صرف اور صرف اپنے تحفظ اور ناجائز روپے کو بچانے کے لیے پارٹی کا نام بطور آڑ استعمال کیا جا رہا ہے۔

یہی حال اپوزیشن (ویسے یہ نام اور مراعات کے لیے ہی اپوزیشن کہلاتی ہے ورنہ حقیقت میں جتنا سہارا موجودہ کرپٹ اور بے رحم' ظالم حکومت کو مسلم لیگ ن اور اس کے قائد میاں نواز شریف نے دیا ہے اس کی توقع تو شاید زرداری ٹولے کو بھی نہیں ہوگی)۔ کا ہے کہ جب شریف فیملی کو منی لانڈرنگ کے کیس

میں عدالتوں کی طرف سے نوٹس جاری کیے گئے تو حمزہ شہباز صاحب کہتے ہیں عدالتوں میں پیش ہونے کا فیصلہ پارٹی کرے گی۔ اسے کہتے ہیں ''نانی خصم کرے چٹی دوہتا بھرے'' کیا حمزہ صاحب قوم کو یہ بتانا بھی پسند کریں گے کہ آپ کی دولت میں پارٹی کا کتنا حصہ ہے پارٹیاں تو صرف سربراہوں کو اقتدار کے بالا خانوں تک پہنچانے کے لیے سیڑھی کا کام دیتی ہیں۔ اور بس! اقتدار کی غلام گردشوں میں پہنچ جانے کے بعد پارٹی کون یاد کرتا ہے اس کی ضرورت تو صرف اس وقت ہوتی ہے جب اقتدار کو کوئی خطرہ ہو پھر پارٹی اور کارکنوں کی یاد ستاتی ہے ورنہ اچھے دنوں میں تو پارٹی سربراہ عام ورکر سے تو درکنار کسی عہدیدار سے پورے ہاتھ سے مصافحہ کرنے کو بھی پسند نہیں کرتے۔ جب انہیں اپنے عہدہ اور اقتدار کے لیے ضرورت پڑتی ہے تو مذہبی جماعتیں اسلام کے نام پر اپنے کارکنوں کو استعمال کرتی ہیں' اپوزیشن کی سیاسی جماعتیں ملکی خطرے کا راگ الاپتی ہیں اور حکمران پارٹی ''جمہوریت کو خطرہ ہے کا واویلا شروع کر دیتی ہے'' اور اپنے کارکنوں کو مدد کے لے پکارتی ہے۔ حالانکہ ان تمام پارٹیوں میں خواہ وہ مذہبی ہوں یا سیاسی حزب اختلاف سے تعلق رکھتی ہوں یا حزب اقتدار سے پارلیمنٹ یا حکومت میں پہنچ جانے کے بعد اپنے بھائی' بیٹوں اور داماد رشتہ داروں کو ہی نوازتی ہیں کسی کو جائز ناجائز پرمٹ دلائے اور کسی کو ڈمپ شدہ گاڑیاں اپنی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بغیر کسی ٹیکس اور قانونی کارروائی کے ناجائز طور پر واگزار کروا کر دیں اور اپنی رکنیت آف پارلیمنٹ یا حکومت کے بل بوتے پر جعلی نمبر پلیٹ سے پاکستانی سڑکوں پر چھوڑ دیا۔ کسی کو ناجائز پلاٹ دلوائے تو کسی کو سرکاری خرچ پر سیر سپاٹے کے لیے بھجوا دیا۔ الغرض کوئی بھی منفعت اور فائدہ جو حاصل ہوگا وہ پارٹی اور ورکر کو نہیں بلکہ اپنے کسی قریبی عزیز یا پھر راز دان کو۔ مگر جب مشکل وقت آتا ہے یہ ساری بھاگ بھریاں محفوظ پناہ گاہوں کی زینت بن جاتی ہیں اور مار کھانے کے لیے بے چارے جنھے ''ورکر'' رہ جاتے ہیں۔ مثالیں دیں گے خلفاء راشدین کی اور دعوے کریں گے نظام خلافت راشدہ کو نافذ کرنے کے لیکن حالت یہ ہے کہ کسی کارکن کو غلط اور ناجائز کام پر تنقید کرنے کی اجازت تو درکنار کوئی صائب اور مفید مشورہ دینے کا بھی حق نہیں ہوتا اور اگر کوئی بے چارہ خیر خواہی کے زعم میں ایسا کر ہی بیٹھتا ہے تو پھر اپنے مصاحبوں اور یمین و یسار کے ذریعے کبھی بنام اور کبھی گمنام ان کی ایسی مٹی پلید کر دی جاتی ہے یا اس کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ بے چارہ چار حرف بھیجتے ہوئے خود ہی ایسی نیکی کرنے سے توبہ تائب ہو جاتا ہے۔

ابھی گذشتہ روز ہی پیپلز پارٹی کی حکومت نے جو کہ عدلیہ کے مقابلہ میں اس کے فیصلوں کو

ٹھکرانے اور فاضل ججوں کو نیچا دکھانے کے لیے پارٹی اور کابینہ کو ڈھال بناتی ہے اپنی کابینہ کے ایک وزیر مملکت سلیم حیدر کو کابینہ اجلاس کا دعوت نامہ دے کر واپس لے لیا اور انہیں پیغام بھجوادیا کہ آپ کابینہ اجلاس میں شرکت کا تکلف نہ کریں وجہ صرف اتنی ہے کہ اس قسمت کے مارے وزیر مملکت نے حکمرانوں کے ہاتھوں لوڈ شیڈنگ سے ستائے لوگوں کے ساتھ احتجاج میں شرکت کر لی حالانکہ عوام اور رعایا کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنا تو حکومت کی ذمہ داری ہے نا صرف کہ حکمران اس ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہے بلکہ اس پر احتجاج کرنے کی اجازت بھی نہیں دیتے دوسری طرف اپوزیشن کی تازہ خبر میڈیا کی زینت بنی ہے کہ پارٹی کے ایک رکن کیپٹن صفدر نے اپنی پارٹی کے اعلیٰ عہدیداروں کے خلاف کوئی بات سرعام کہہ دی تو اس کی نہ صرف کہ پارٹی رکنیت معطل کر دی گئی بلکہ اس کے خلاف انکوائری بھی شروع ہوگئی اور باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی یہ ہے ہماری قومی قیادت کی جمہوریت اور ان کی جمہوری پارٹیاں کہ

جہاں بات کرنے کو ترستی ہے زبان میری

اور پھر اس جمہوریت کا نظارہ کرنا ہو تو حکمرانوں کا طرز عمل دیکھیں ایک آدمی کی کرپشن کو چھپانے اور اپنے کرپٹ سربراہ کو بچانے کے لیے باقاعدہ قانون بن جاتے ہیں اور آناً فاناً دستور میں ترمیم کر دی جاتی ہے اور اس پر ربڑ سٹمپ پارلیمنٹ' شوریٰ بغیر کسی بحث وتمحیص کے صاد بھی کر دیتی ہے کوئی قاعدے قانون کا لحاظ نہیں رکھتا اور نہ ہی اس ترمیم کے زہریلے اثرات پر غور کرتا ہے کیونکہ ان اصحاب حل و عقد کی رکنیت اپنے پارٹی سربراہ کی مرہون منت ہے جبکہ قومی مفاد کا کوئی فیصلہ یہ بزرجمہر سالوں میں بھی نہیں کر سکتے۔ آپ لوڈ شیڈنگ کو دیکھ لیں چار گھنٹوں سے یہ بیس گھنٹے تک جا پہنچی ہے مگر اس کا حل ہمارے حکمران چار سالوں میں بھی تلاش نہیں کر سکے حزب اختلاف اپنے ذاتی مفاد کے لیے ڈیسک بجا بجا کر اور شور مچا مچا کر پارلیمنٹ سر پر اٹھا لیتی ہے۔ کرسیاں اور جوتے تک چلائے جاتے ہیں لیکن جب حکمرانوں کو فری ہینڈ دینا ہو تو قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے واک آؤٹ کر جاتے ہیں اور پھر بڑی بے شرمی سے کہتے ہیں کہ ''ہم نے مخالفت میں واک آؤٹ تو کیا تھا کیا ہم ڈنڈے لے کر پہنچ جاتے اور توہین عدالت کے بل کو پاس ہونے سے روکتے'' وجہ صرف ایک ہے کہ کل کلاں انہی لوگوں نے اس قانون سے فائدہ اٹھانا ہے ورنہ آج جن کی ساری لڑائی عدلیہ کے کندھوں پر بندوق رکھ کر لڑی جارہی ہے وہ اعلیٰ عدلیہ کے معزز جج صاحبان کے متعلق اس قدر بدتمیزی پر نہ اتر آتے۔ اور پھر اعلیٰ عدلیہ کے معزز جج صاحبان بھی

جب انہیں اپنی سلامتی یا مراعات کی فکر لاحق ہوتی ہے تو آدھی رات کو بھی عدالت لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور اعلانیہ کہتے ہیں کہ کوئی ایسا قانون نہیں بن سکتا جس میں ہمارے اختیارات پر قدغن یا کمی ہو۔ لیکن عوام خواہ رمضان المبارک میں سحری وافطاری بھی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے اندھیرے اور گرمی میں کریں' مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہوں' پٹرولیم کی قیمتیں کم ہونے کے باوجود زائد کرائے دینے پر مجبور ہوں یا بدامنی کا شکار ہوں مجال ہے جو معزز جج صاحبان اس طرف توجہ دیں ایک خط نہ لکھنے کی وجہ سے پوری کی پوری حکومت بلکہ قوم کو بھی بے یقینی کی سولی پر لٹکا دیا جائے اور وزیر اعظم کو گھر بھیج دیا جائے مگر عوام کے ان بنیادی حقوق کو اگر حکمران غصب کر رہے ہوں تو کس کی ذمہ داری ہے کہ حکمرانوں کو مجبور کریں کہ وہ اپنی رعایا کے حقوق ادا کرے۔

یاد رکھو! اے حکمرانوں یہ حکومت' اقتدار و اختیار ہمیشہ نہیں رہے گا ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے جب اللہ تعالیٰ کی عدالت ہوگی تو ایک چوکیدار کہ جس کا تذکرہ آج تم بڑی حقارت سے کرتے ہو کا ہاتھ ہوگا اور تمہارا گریبان پھر کوئی این۔ آر۔ او تمہیں نہیں بچا سکے گا۔

اپوزیشن کے نام پر قوم کے وسائل پر اپنی سیاست اور لیڈریاں چمکانے والے سیاستدانوں! اگر تم قوم کے حقوق کے حصول کے لیے نیک نیتی سے کوشش نہیں کرو گے تو یہ ٹینٹ آفسز کے ڈرامے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے۔

اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان! اگر آپ قوم کے حقوق کا تحفظ نہیں کریں گے اور حکمرانوں کو مجبور نہیں کریں گے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں تو یاد رکھیں ایک ایسی عدالت بھی قائم ہونے والی ہے جہاں نہ کوئی وکیل ہوگا نہ بار اور نہ وہاں جواب داخل کروانے کی کوئی مہلت بلکہ شہادتیں بھی انسان کے جسم کے اندر سے پیش ہونگیں اس دن بھی اگر آپ اللہ وحدہ لاشریک کی عدالت میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں تو صرف گھروں سے بھاگے ہوئے جوڑوں کو تحفظ دینے کی بجائے 18 کروڑ عوام کے حقوق کا تحفظ کرو گے تو یقیناً ایک عادل جج کی عظمت وفضیلت تمہیں ضرور حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قیامت کے دن کی سختیوں سے محفوظ فرمائے اور ہمیں دنیا و آخرت کی عزت نصیب فرمائے' وہ دن تو ایسا ہوگا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اور اس دن سے بچو جب نہ کوئی جان کسی جان کے کچھ کام آئے گی اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ اس سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی'' (سورۃ البقرہ آیت نمبر 48)

☆......☆......☆